

چلتے ہیں کوئی پتھر یا کانٹا ہٹا دیا اس خیال سے کہ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ ہو تو یہ بھی عبادت ہے۔
 آپنے اگر کسی بیسار کی خدمت کی، یا کسی اندھے کو راستہ چلایا، یا کسی مصیبت زدہ کی مدد کی، تو
 یہ بھی عبادت ہے۔ آپنے اگر بات چیت کرنے میں جھوٹ سے، غیبت سے، بدگوئی اور دل آزاری
 سے پرہیز کیا، اور خدا سے ڈر کر صرف حق بات کی توجہتا وقت آپنے بات چیت میں صرف کیا
 وہ سب عبادت میں صرف ہوا۔

پس خدا کی اصلی عبادت یہ ہے کہ ہوش سنبھالنے کے بعد سے مرتے دم تک آپ خدا کے
 قانون پر چلیں اور اس کے احکام کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اس عبادت کے لیے کوئی وقت مقرر
 نہیں ہے۔ یہ عبادت ہر وقت ہونی چاہیے۔ اس عبادت کے لیے کوئی شکل نہیں ہے۔ ہر کام
 اور شکل میں اسی کی عبادت ہونی چاہیے۔ جب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں فلاں وقت خدا کا بندہ ہوں
 اور فلاں وقت اس کا بندہ نہیں ہوں، تو آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ فلاں وقت خدا کی بندگی و عبادت
 کے لیے ہے، اور فلاں وقت اس کی بندگی و عبادت کے لیے نہیں ہے۔

بجائیو! آپ کو عبادت کا مطلب معلوم ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ زندگی میں ہر وقت ہر حال
 میں خدا کی بندگی و اطاعت کرنے کا نام ہی عبادت ہے۔ اب آپ پوچھینگے کہ یہ نماز، روزہ اور
 حج وغیرہ کیا چیزیں ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل یہ عبادتیں جو اللہ نے آپ پر فرض کی ہیں،
 ان کا مقصد آپ کو اس بڑی عبادت کے لیے تیار کرنا ہے جو آپ کو زندگی میں ہر وقت ہر حال میں ادا
 کرنی چاہیے۔ نماز آپ کو دن میں پانچ وقت یاد دلاتی ہے کہ تم اللہ کے بندے ہو، اسی کی بندگی
 تمہیں کرنی چاہیے۔ روزہ سال میں ایک مرتبہ پورے ایک مہینہ تک آپ کو اسی بندگی کے لیے
 تیار کرتا ہے۔ زکوٰۃ آپ کو بار بار توجہ دلاتی ہے کہ یہ مال جو تم نے کمایا ہے، یہ خدا کا عطیہ ہے،
 اس کو صرف اپنے نفس کی خواہشات پر صرف نہ کرو بلکہ اپنے مالک کا حق ادا کرو۔ حج دل پر خدا کی

محبت اور بزرگی کا ایسا نقش بٹھاتا ہے کہ ایک مرتبہ اگر وہ بیٹھ جائے تو تمام عمر اس کا اثر دل سے دور نہیں ہو سکتا۔ ان سب عبادتوں کو ادا کرنے کے بعد اگر آپ اس قابل ہو گئے کہ آپ کی ساری زندگی خدا کی عبادت بن جائے، تو بلاشبہ آپ کی نماز نماز ہے، روزہ روزہ ہے، زکوٰۃ زکوٰۃ ہے، اور حج حج ہے۔ لیکن اگر یہ مقصد پورا نہ ہوا تو محض رکوع اور سجدہ کرنے اور صبح کیس کے ساتھ دن گزارنے اور حج کی رسم ادا کر دینے، اور زکوٰۃ کی رقم ادا کرنے سے کچھ حاصل نہیں۔ ان ظاہری طریقوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک جسم ہوا، اگر اس میں جان ہے اور وہ چلتا پھرتا اور کام کرتا ہے تو بلاشبہ ایک زندہ انسان ہے۔ لیکن اگر اس میں جان ہی نہیں تو وہ ایک مردہ لاش ہے۔ مردے کے ہاتھ پاؤں، آنکھ ناک، سب ہی کچھ ہوتے ہیں، مگر اس میں جان نہیں ہوتی اسی لیے تم اسے مٹی میں دبا دیتے ہو۔ اسی طرح اگر نماز کے ارکان پورے ادا ہوں، یا روزے کی شرطیں پوری ادا کر دی جائیں، مگر وہ مقصد پورا نہ ہو جس کے لیے نماز اور روزہ فرض کیا گیا ہے تو وہ بھی ایک بے جان چیز ہوگی۔

آئندہ خطبات میں میں آپ کو تفصیل کے ساتھ بتاؤں گا کہ جو عبادتیں فرض کی گئی ہیں، ان میں سے ہر ایک کس طرح اس بڑی عبادت کے لیے انسان کو تیار کرتی ہے، اور اگر ان عبادتوں کو آپ سمجھ کر ادا کریں، اور ان کا اصل مقصد پورا کرنے کی کوشش کریں، تو اس سے آپ کی زندگی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

منازل

برادران اسلام! پچھلے خطبہ میں میں نے آپ کے سامنے عبادت کا اصل مطلب بیان کیا تھا، اور یہ وعدہ کیا تھا کہ اسلام میں جو عبادتیں فرض کی گئی ہیں ان کے متعلق آپ کو بتاؤں گا۔ یہ عبادتیں کس طرح آدمی کو اُس بڑی اور اصلی عبادت کے لیے تیار کرتی ہیں جبکہ یہ اللہ نے جن دامن کو پیدا کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑی اور سب سے اہم چیز نماز ہے، اور آج کے خطبے میں صرف اسی کے متعلق میں آپ کے کچھ بیان کروں گا۔

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ عبادت دراصل بندگی کو کہتے ہیں۔ اور جب آپ خدا کے بندے ہی پیدا ہوئے ہیں، تو آپ کسی وقت، کسی حال میں بھی اسکی بندگی سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ جس طرح آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں اتنے گھنٹے یا اتنے منٹوں کے لیے خدا کا بندہ ہوں اور باقی وقت میں اسکی بندہ نہیں ہوں، اسی طرح آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ میں اتنا وقت خدا کی عبادت میں صرف کروں گا، اور باقی اوقات میں مجھے آزادی ہے کہ جو چاہوں کروں۔ آپ تو خدا کے پیدائشی غلام ہیں۔ اس نے آپکو اپنی بندگی ہی کے لیے پیدا کیا ہے، لہذا آپ کی ساری زندگی اسکی عبادت میں صرف ہونی چاہیے، اور کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی آپکو اسکی عبادت سے غافل نہ ہونا چاہیے۔

یہ بھی میں آپکو بتا چکا ہوں کہ عبادت کے معنی دنیا کے کام کاج سے الگ ہو کر ایک کونے میں بیٹھ جانے اور اللہ اللہ کرنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ دراصل عبادت کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ جو کچھ بھی کریں خدا کے قانون کے مطابق کریں۔ آپ کا سونا اور جاگنا، آپ کا کھانا اور پینا، آپ کا چلنا اور بیٹنا

غرض سب کچھ خدا کے قانون کی پابندی میں ہو۔ آپ جب اپنے گھر میں بیوی بچوں، بھائی بہنوں اور عزیز رشتہ داروں کے پاس ہوں تو ان کے ساتھ اُس طرح پیش آئیں جس طرح خدا نے حکم دیا ہے۔ جب اپنے دوستوں میں بہنیں اور بولیں، اس وقت بھی آپ کو خیال رہے کہ ہم خدا کی بندگی سے آزاد نہیں ہیں جب آپ روزی کمانے کے لیے نکلیں اور لوگوں سے لین دین کریں اس وقت بھی ایک ایک بات اور ایک ایک کام میں خدا کے احکام کا خیال رکھیں، اور کبھی اُس حد سے نہ بڑھیں جو خدا نے مقرر کر دی ہے۔ جب آپ رات کے اندھیرے میں ہوں اور کوئی گناہ اس طرح کر سکتے ہوں کہ دنیا میں کوئی آپ کو دیکھنے والا نہ ہو، اس وقت بھی آپ کو یاد رہے کہ خدا آپ کو دیکھ رہا ہے اور دراصل ڈر اُس کا ہونا چاہیے نہ کہ دنیا کے لوگوں کا۔ آپ جب جنگل میں تنہا جا رہے ہوں اور وہاں کوئی جرم اس طرح کر سکتے ہوں کہ کسی پولیس مین اور کسی گواہ کا کھٹکا نہ ہو، تو اس وقت بھی آپ خدا کو یاد کر کے ڈر جائیں اور جرم سے باز رہیں۔ جب آپ جھوٹ اور بے ایمانی اور ظلم سے بہت سا فائدہ حاصل کر سکتے ہوں اور کوئی آپ کو روکنے والا نہ ہو، اس وقت بھی آپ خدا سے ڈریں اور اس فائدے کو اسیلے چھوڑ دیں کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔ اور جب سچائی اور ایمان داری میں سراسر آپ کو نقصان پہنچ رہا ہو، اس وقت بھی آپ نقصان اٹھانا قبول کر لیں، صرف اسیلے کہ خدا اس سے خوش ہوگا۔ پس دنیا کو چھوڑ کر کونوں اور گوشوں میں جا بیٹھنا اور تسبیح پلانا عبادت نہیں ہے، بلکہ دنیا کے دھندوں میں بھینس کر خدا کے قانون کی پابندی کرنا عبادت ہے۔ ذکر الہی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ زبان پر اللہ اللہ جاری ہو، بلکہ اصلی ذکر الہی یہ ہے کہ دنیا کے جھگڑوں اور کھیتوں میں بھینس جاؤ اور اس ہنگامے میں خدا کو یاد رکھو۔ جو چیزیں خدا سے غافل کرنے والی ہیں، ان میں بھینسو اور پھر خدا سے غافل نہ ہو۔ دنیا کی زندگی میں جہاں خدا کی قانون کو توڑنے کے بے شمار مواقع بڑے بڑے فائدوں کا لالچ اور نقصان کا خوف لیے ہوئے آتے ہیں وہاں خدا کو یاد کرو اور اسکے قانون کی پیروی پر قائم رہو۔ یہ ہے اصلی یاد خدا۔ اس کا نام ہے ذکر الہی اور سی

ذکر کی طرف قرآن مجید میں اشارہ کیا گیا ہے کہ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ یعنی ”جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ، خدا کے فضل، یعنی رزق حلال کی تلاش میں دوڑ دوڑو، اور اس دوڑ دوڑ میں خدا کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔“

عبادت کا یہ مطلب ذہن میں رکھیے اور غور کیجیے کہ اتنی بڑی عبادت انجام دینے کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہے، اور نماز کس طرح وہ سب چیزیں انسان میں پیدا کرتی ہے۔ سب سے پہلے تو اس بات کی ضرورت ہے، کہ آپکو بار بار یہ یاد دلایا جاتا رہے کہ آپ خدا کے بند ہیں، اور اسی کی بندگی آپ کو ہر وقت ہر کام میں کرنی ہے۔ یہ یاد دلانے کی ضرورت اس لیے ہے کہ ایک شیطان آدمی کے نفس میں بیٹھا ہوا ہے جو ہر وقت کہتا رہتا ہے کہ تو میرا بندہ ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں شیطان ہر طرف دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، اور ان میں سے ہر شیطان یہی کہہ رہا ہے کہ تو میرا بندہ ہے۔ ان شیطانوں کا حلقہ اس وقت تک نہیں ٹوٹ سکتا جب تک انسان کو دن میں کئی کئی بار یہ یاد نہ دلایا جائے کہ تو کسی کا بندہ نہیں، صرف خدا کا بندہ ہے۔ یہی کام نماز کرتی ہے صبح اٹھتے ہی سب کاموں سے پہلے وہ آپ کو یہی بات یاد دلاتی ہے۔ پھر جب آپ دن کو اپنے کام کاج میں مشغول ہوتے ہیں اس وقت پھر تین مرتبہ اسی یاد کو تازہ کرتی ہے، اور جب آپ رات کو سونے کے لیے جاتے ہیں تو آخری بار پھر اسی کا اعادہ کرتی ہے۔ یہ نماز کا پہلا فائدہ ہے۔ اور قرآن میں اسی بنا پر نماز کو ذکر سے تعبیر کیا گیا ہے، یعنی یہ خدا کی یاد ہے۔

پھر چونکہ آپ کو اس زندگی میں ہر قدم پر خدا کے احکام بجالانے ہیں، اس لیے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ میں فرض شناسی کا مادہ پیدا ہو، اور اس کے ساتھ فرض کو مستعدی سے انجام دینے کی عادت بھی ہو۔ جو شخص یہ جانتا ہی نہ ہو کہ فرض کے معنی کیا ہیں، وہ تو کبھی احکام کی اطاعت کر ہی

نہیں سکتا۔ اور جو شخص فرض کے معنی تو جانتا ہو، مگر اسکی تربیت اتنی خراب ہو کہ فرض کو فرض جاننے کے باوجود اسے ادا کرنے کی پروا نہ کرے، اس سے کبھی یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں جو ہزاروں احکام اسے دیئے جائیں گے ان کو وہ مستعد کی ساتھ انجام دے گا۔

جن لوگوں کو فوج یا پولیس میں ملازمت کرنیکا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان دونوں ملازمتوں میں ڈیوٹی کو سمجھنے اور اسے ادا کرنے کی مشق کس طرح کرائی جاتی ہے۔ رات دن میں کئی کئی بار بگل بجایا جاتا ہے۔ سپاہیوں کو ایک جگہ حاضر ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ان سے قواعد کرائی جاتی ہے۔ یہ سب اسلئے کہ ان کو حکم بجالانے کی عادت ہو، اور ان میں سے جو لوگ ایسے سست اور نالائق ہوں کہ بگل کی آواز سن کر بھی گھر بیٹھے رہیں، یا قواعد میں حکم کے مطابق حرکت نہ کریں، انہیں پہلے ہی نالارہ سمجھ کر ملازمت سے الگ کر دیا جائے۔ بس اسی طرح نماز بھی دن میں پانچ وقت بگل بجائی ہے تاکہ اللہ کے سپاہی اسکو سن کر ہر طرف سے دوڑے چلے آئیں اور ثابت کریں کہ وہ اللہ کے احکام کو ماننے کے لیے مستعد ہیں۔ جو مسلمان اس بگل کو سن کر بھی بیٹھا رہتا ہے اور اپنی جگہ سے نہیں ہلتا وہ دراصل یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ یا تو فرض کو پہچانتا ہی نہیں، یا اگر پہچانتا ہے تو وہ اتنا نالائق اور ناکارہ ہے کہ خدا کی فوج میں رہنے کے قابل نہیں۔

اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اذان کی آواز سن کر اپنے گھروں سے نہیں نکلتے، میراجی چاہتا ہے کہ جا کر ان کے گھروں میں آگ لگا دوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حدیث میں نماز پڑھنے کو کفر اور اسلام کے درمیان وجہ تمیز قرار دیا گیا ہے۔ عہد رسالت اور عہد صحابہ میں کوئی ایسا شخص مسلمان ہی نہ سمجھا جاتا تھا جو نماز کے لیے جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو۔ حتیٰ کہ منافقین بھی، جنہیں اس امر کی ضرورت ہوتی تھی کہ انکو مسلمان سمجھا جائے، اس امر پر مجبور ہوتے تھے کہ نماز باجماعت میں شریک ہوں، چنانچہ قرآن میں جس چیز پر منافقین کو ملامت کی گئی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ

وہ نماز نہیں پڑھتے، بلکہ یہ ہے کہ وہ بادل ناخواستہ نہایت بددلی کے ساتھ نماز کے لیے اٹھتے ہیں۔
 وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں کسی ایسے شخص کے مسلمان سمجھے جانے کی گنجائش نہیں ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ اسی لیے کہ اسلام محض ایک اعتقادی چیز نہیں، بلکہ ایک عملی چیز ہے، اور عملی چیز بھی ایسی کہ زندگی میں ہر وقت ہر لمحہ ایک مسلمان کو اسلام پر عمل کرنے اور کفر و فسق سے بچنے کی ضرورت ہے۔ ایسی ذہن پرست عملی زندگی کے لیے لازم ہے کہ مسلمان خدا کے احکام بجالانے کے لیے ہر وقت مستعد ہو۔ جو شخص اس قسم کی مستعدی نہیں رکھتا وہ اسلام کے لیے قطعاً ناکارہ ہے۔ اسی لیے دن میں پانچ وقت نماز فرض کی گئی ہے تاکہ جو لوگ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں ان کا بار بار امتحان لیا جاتا رہے کہ وہ فی الواقع مسلمان ہیں یا نہیں اور فی الواقع اس عملی زندگی میں خدا کے احکام بجالانے کے لیے مستعد ہیں یا نہیں۔ اگر وہ خدائی پرہیزگار بن گئے ہیں تو جتنی باتیں کرتے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ وہ اسلام کی عملی زندگی کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسکے بعد ان کا خدا کو ماننا اور رسول کو ماننا محض بے معنی ہے۔ اسی بنا پر قرآن میں ارشاد ہے کہ انہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین۔ یعنی جو لوگ خدا کی اطاعت و بندگی کے لیے تیار نہیں ہیں، صرف اپنی پر نماز گراں گزرتی ہے، اور جس پر نماز گراں گزرے وہ خود اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ وہ خدا کی بندگی و اطاعت کے لیے تیار نہیں ہے۔

تیسری چیز خدا کا خوف ہے جبکہ ہر آن دل میں تازہ رہنے کی ضرورت ہے۔ مسلمان اسلام کے مطابق عمل ہی نہیں کر سکتا جب تک اسے یہ یقین نہ ہو کہ خدا ہر وقت ہر جگہ اسے دیکھ رہا ہے، اسکی ہر حرکت کا خدا کو علم ہے، خدا اندھیرے میں بھی اس کو دیکھتا ہے، خدا تنہائی میں بھی اس کے ساتھ ہے، تمام دنیا سے چھپ جانا ممکن ہے، مگر خدا سے چھپنا ممکن نہیں، تمام دنیا کی سڑاؤں سے

آدمی بچ سکتا ہے، مگر خدا کی سزا سے بچنا غیر ممکن ہے۔ یہی یقین آدمی کو خدا کے احکام کی خلاف ورزی سے روکتا ہے۔ اسی یقین کے زور سے وہ حلال اور حرام کی ان حدود کا لحاظ رکھنے پر مجبور ہوتا ہے جو اللہ نے زندگی کے معاملات میں قائم کی ہیں۔ اگر یہ یقین کمزور ہو جائے تو مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان کی طرح زندگی بسر کر ہی نہیں سکتا۔ اسی لیے اللہ نے دن میں پانچ وقت نماز فرض کی ہے، تاکہ وہ اس یقین کو دل میں بار بار مضبوط کرتی رہے۔ چنانچہ قرآن میں خود اللہ ہی نے نماز کی اس مصلحت کو بیان کر دیا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَذَكِّرُكَ عَنِ الْفَحْشَاۃِ وَالْمُنْكَرِ۔ ”یعنی نماز وہ چیز ہے جو انسان کو بدیوں سے روکتی ہے“ اس کی وجہ آپ غور کر کے خود سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً آپ نماز کے لیے پاک ہو کر اور وضو کر کے آتے ہیں۔ اگر آپ ناپاک ہوں اور غسل کیے بغیر آجائیں، یا آپ کے کپڑے ناپاک ہوں اور اپنی کو پہننے ہوئے آجائیں، یا آپ کو وضو نہ ہو اور آپ کہہ دیں کہ میں وضو کر کے آیا ہوں، تو دنیا میں کون آپ کو پکڑ سکتا ہے؟ لیکن آپ ایسا نہیں کرتے۔ کیوں؟ اسی لیے کہ آپ کو یقین ہے کہ خدا سے یہ گناہ نہیں چھپ سکتا۔ اسی طرح نماز میں جو چیزیں آہستہ پڑھی جاتی ہیں اگر ان کو آپ نے پڑھیں تو کسی کو بھی اسکی خبر نہیں ہو سکتی۔ مگر آپ کبھی ایسا نہیں کرتے۔ یکس لیے؟ اسی لیے کہ آپ کو یقین ہے کہ خدا سب کچھ سن رہا ہے اور آپ کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اسی طرح آپ جنگل میں بھی نماز پڑھتے ہیں، رات کے اندھیرے میں بھی نماز پڑھتے ہیں، اپنے گھر میں جب تنہا ہوتے ہیں اُس وقت بھی نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ کوئی آپ کو دیکھنے والا نہیں ہوتا اور کسی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ آپ چھپ کر بھی خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرنے سے ڈرتے ہیں، اور آپ کو یقین ہے کہ خدا سے کسی جرم کو چھپانا ممکن نہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ نماز کس طرح خدا کا خوف اور اس کے حاضر و ناظر اور علیم و خبیر ہونے کا یقین آدمی کے دل میں بٹھاتی اور تازہ کرتی رہتی ہے۔ رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں آپ ہر وقت خدا کی عبادت